مركز أصول
Osoul Center
www.osoulcenter.com

ربوة
Rabwah

مؤسسة عبد العزيز الراجحي الوقفية
ABDUL AZIZ ALRAJHI FOUNDATION

توحید کی وصیت

برائے زائرین بیت اللہ

اردو

لفضيلة الشيخ

عبد العزيز بن عبد الله الراجحي حفظه الله

الوصية بالتوحيد
لحجاج بيت الله العتيق

تأليف

عبدالعزيز بن عبدالله الراجحي

ترجمة

ابو اسعد قطب محمد الاثرى

مراجعة

شيخ ذاكر حسين وراثت الله المدنى

اردو

ⓒ جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالربوة ، ١٤٤٣هـ
فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر
الراجحي ، عبدالعزيز بن عبدلله
الوصية بالتوحيد لحجاج بيت لله العتيق باللغة الأردية. / عبدالعزيز بن عبدلله
الراجحي؛ مركز اصول - ط ١..- الرياض ، ١٤٤٣هـ
٥٢ ص، ١٦ سم x ٢١ سم
ردمك : ٩٧٨-٦٠٣-٨٣٨٢-٠٩-٧
١- التوحيد أ.مركز اصول (مترجم) ب.العنوان
ديوي ٢٤٠ ١٤٤٣/١١٦٩٧
رقم الايداع: ١٤٤٣/١١٦٩٧
ردمك : ٩٧٨-٦٠٣-٨٣٨٢-٠٩-٧

مركز أصول
Osoul Center
www.osoulcenter.com

یہ کتاب مرکز اصول کی جانب سے تیار کی گئی ہے اور دیدہ زیب انداز میں اس کی ڈیزائن کی گئی ہے، اوراس میں استعمال شدہ تمام فوٹو اسی کی ملکیت اوراسی کے حقوق ہیں، تمام ذرائع استعمال کرتے ہوئے مرکز اصول اس کتاب کو طباعت و نشر کرنے کی ہر مسلمان کو اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ اس کے ماخذ کی طرف اشارہ کا التزام کیاجائے، نیز نص کے نقل کرتے وقت کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہ کی جائے، اور ساتھ ہی مرکز کی یہ سفارش ہے کہ پرنٹنگ کی کوالٹی کا خاص اہتمام کیا جائے۔

+966 11 445 4900
+966 11 497 0126
P.O.BOX 29465 Riyadh 11457
osoul@rabwah.sa
www.osoulcenter.com

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

مقدمہ مؤلف	9
ان کا کیا بدلہ ہے؟	12
یہ تکریم کس کی ؟	13
انبیاء کرام کی دعوت توحید	15
عبادت اللہ ہی کا حق ہے	23
مسئلہ: اس شخص کا حکم جس کے رکن عبادت یعنی اخلاص میں خلل وخرابی واقع ہوجائے۔	24
عبادت کی وہ قسمیں جس میں شرک واقع ہوتا ہے	27
مسئلہ :کچھ ایسے حجاج ہیں جو دوران حج غیر اللہ کو پکارتے ہیں	28
خلاصہ	29
مسئلہ: بعض حجاج یہ سوال کرتے ہیں	31
مسئلہ: جس شخص نے حجرہ نبویہ کا سات چکر لگایا	34
رسول اللہ ﷺ کی دعوت توحید اور شرک اور اس کےاسباب سے تحذیر	37
کاہن (غیب کی بات بتانے والا)	39
ساحر (جادوگر)	41
منجم (نجومی)	41
رمال (ریت والا)	41
مسئلہ: جادو منتر کا حکم	42
مسئلہ: اسلامی جھاڑپھونک	44
مسئلہ: تعویذ لٹکانا	45
منتر	45
مسئلہ: تولہ	46
مسئلہ: غیر اللہ کی قسم کھانا	46
مسئلہ: یہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں	48
اس کی تین حالتیں ہیں	48
مسئلہ: یہ کہنا (اگر فلاں نہ ہوتا)	49
اے حاجیو!	50

مقدمہ مؤلف

الحمدُ للهِ ربِّ العالَمين، والصلاةُ والسلامُ على أشرفِ المُرسَلِين، نبيِّنا محمَّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعِينَ.، أما بعد:

ہم سب اللہ کی اس بات پر حمد و ثنا بیان کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں حج کی سعادت سے نوازا، اور اللہ سے یہی التجا ہے کہ وہ ہم سب کے کئے ہوئے نیک اعمال کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور انہیں اپنی خاص خوشنودی کا ذریعہ بنا دے، اور ہمیں مخلص موحدین میں سے بنادے،اس میں شک نہیں کہ حقیقت توحید سے آشنائی ایک اہم امر ہے، اس لئے کہ وہ ایک ایسا عظیم کام ہے جس کی خاطر اللہ نے مخلوق کی تخلیق فرمائی، رسولوں کو بھیجا، اور کتابیں نازل فرمائی ہیں، اور اسی پر سعادت مندی اور بد بختی کا دارومدار ہے، اور اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر اور مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد شرک میں واقع ہونے کی وجہ سے یہ چھوٹا سا رسالہ ''اللہ کے قدیم گھر کی زیارت کرنے والوں کے نام

توحید کی وصیت" کے نام سے تیار کیا گیا ہے۔

ہم اللہ سے دست بدعا ہیں کہ وہ ہمیں اسلام پر وفات دے، ہمارے دلوں کے اعمال کی اصلاح فرمادے، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم.

كتبه

عبدالعزيز بن عبدالله بن عبدالرحمن الراجحي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ فصلت میں اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَـٰمُوا۟ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ ٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا۟ وَلَا تَحْزَنُوا۟ وَأَبْشِرُوا۟ بِٱلْجَنَّةِ ٱلَّتِى كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَآؤُكُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِىٓ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ﴾ [فصلت: 30-32].

"[واقعی] جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہے، ان کے پاس فرشتے [یہ کہتے ہوئے آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو [بلکہ] اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو ☆ تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے، اور آخرت میں بھی رہیں گے، جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے [جنت میں موجود] ہے☆ غفور و رحیم [معبود] کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے"۔

بالا سطور میں ذکر کردہ آیتوں میں اللہ تعالی ان توحید پرستوں کے بدلے کو بیان کر رہا ہے جنہوں نے اسے ایک مانا، اور موت آنے تک عملی طور پر اسی پر ڈٹے رہے، یہی لوگ استقامت پر ہیں، اور وہ تغیر و تبدیل کرنے والے نہیں ہیں۔

اللہ فرماتا ہے: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا﴾ "یعنی ہمارا معبود و برحق الہ وہی اللہ ہے"، ﴿ثُمَّ ٱسۡتَقَٰمُواْ﴾ "یعنی عملا اسی پر ڈٹے رہے، آیت کا مطلب یہ ہے کہ انہوں قولا و عملا اسے عملی جامہ پہنایا، اور دین پر جمے رہے، اور نیک اعمال کئے،واجبات پوری کئے، حرام کردہ چیزوں سے باز رہے،یہاں تک کہ موت ان سے آملی اور وہ استقامت پر قائم رہے، اللہ کو ایک جانا اور عملی شکل میں استقامت اختیار کی۔

ان کا کیا بدلہ ہے؟

موت کی سختی اور تکلیف کے وقت، مشکل گھڑیوں میں، جانکنی کے عالم میں، جسم سے روح پرواز کرنے کے وقت جب ایک مسلمان کا مستقبل آشکارا کردیا جاتاہے، اور اسے اپنے سامنے کی ہر چیز نظر آنے لگتی ہے، اور وہ عز و شرف جو اس کی چشم براہ ہوتی ہے، اس گھڑی اللہ کے فرشتے اس کے حضور آتے ہیں، اس کی گھبراہٹ کم کردیتے ہیں، اس کی تکلیف اور سختی کو آسان بنادیتے ہیں، اور اس سے کہتے ہیں : جو تم نے اموال و اولاد اپنے پیچھے چھوڑ کرآئیں ہیں اس پر ملول خاطر ہونے کی ضرورت نہیں۔

اے بشارتوں والے، اے مشکل گھڑیوں میں عزو شرف والے، سختی اور تکلیف کے عالم میں جب لوگ میت کے پاس آہ و بکا کررہے ہوں لیکن میت تو خوش وخرم ہے، فرشتے اسے خوش خبریاں دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں :اے عز وشرف والے ! نہ گھبراؤ، اور نہ ہی غم کرو۔

یہ تکریم کس کی؟

یہ ان توحید پرستوں کے لئے ہے جو عملی شکل میں ڈٹے رہے، توحید و ایمان پر قائم رہے، اللہ کو ایک مانا، اللہ پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، یو م آخرت اور اس کی بھلی و بری تقدیر پر ایمان لائے، اور اسی پر ثابت قدم رہے۔

فرشتے ان کے پاس تین ایسی بشارتیں لے کرآتے ہیں جو دنیا و آخرت کی بھلائیاں سموئے ہوئے ہیں:

1- مستقبل میں کسی بھی شر سے نہ ڈریں، او ریہ فرشتے ان کے خوف کو امن میں بدل دیں گے۔

2- اپنے پیچھے جو مال و اولاد چھوڑ کر آئے ہو اس پر کبیدہ خاطر نہ ہو، آپ کے بعد ہم ان کی دیکھ ریکھ کریں گے۔

3- جنت سے خوش ہوجاؤ۔

اس سے بڑھ کر ایک مسلمان کی کیا چاہت ہو سکتی ہے، جب مستقبل

میں اسے شر سے محفوظ کردیا جائے، گذری ہوئی چیزوں کے ملال سے وہ مامون ہوجائے، اور اسے جنت کی بشارت مل جائے، تو خیر و بھلائی کی اور کون سی چیز ہی بچی؟۔

توحید الہی اور اللہ پر ایمان یہ محض زبان سے ادا کرنے والے کلمے ہی نہیں، بلکہ ان کی دل سے تصدیق کی جائے، زبان سے اقرار کیاجائے، اور اعضاء و جوارح سے علمی جامہ پہنایا جائے، اسی لئے ہمارے پروردگار نے قول کے ساتھ عمل پر ڈٹے رہنے کی شرط لگائی ہے۔

فرشتے دینا و آخرت میں مومنوں سے دوستی نبھائیں گے، اور اللہ نے مومنوں کے بدلے کے بارے میں فرمایا: ﴿وَلَكُمْ فِيهَا﴾ " اس میں تمہارے لئے ہے" یعنی جنت میں، ﴿مَا تَشْتَهِيٓ أَنفُسُكُمْ﴾ "جو کچھ تمہارے جی چاہیں" یعنی ہر وہ چیز جس کی مومن چاہت و تمنا کرے، اسے وہ مل جائے گی، ﴿نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ﴾ "غفور و رحیم [معبود] کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے" یعنی اللہ سبحانہ تعالی کی طرف سے مہمان نوازی ہے۔

یہ عظیم آیتیں ان لوگوں کی تعریف میں آئی ہیں جو توحید پر عمل پیرا ہوئے، اور اسے اللہ کے لئے خالص کیا، اور عملا اسی پر جمے رہے، اور اسی پر انہیں موت بھی لاحق ہوئی۔

انبیاء کرام کی دعوت توحید

تمام انبیاء کرام توحید دے کر بھیجے گئے، اور ہر نبی توحید کی دعوت دیتے رہے، اور شرک سے منع کرتے رہے، شرک کے رونما ہونے کے بعد اللہ نے جس نبی کو سب سے پہلے اس روئے زمین پر مبعوث فرمایا وہ نوح علیہ السلام ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦ فَقَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ﴾ [الأعراف: 59].

"ہم نے نوح [علیہ السلام] کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، توانہوں نے فرمایا: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں"۔

ایک لمبی مدت تک نوح علیہ السلام توحید کی دعوت دیتے رہے، اور وہ نوسو پچاس سال ہے، وہ صبر کا دامن تھامے ہوئے شب و روز، سری اور اعلانیہ دونوں انداز میں انہیں دعوت دیتے رہے، اور وہ انہیں براجھلا

کہتے رہے اور طرح طرح کی ایذا پہنچاتے رہے، اور وہ پیکر صبر بنے رہے، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝٥ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاءِي إِلَّا فِرَارًا ۝٦ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا﴾ [نوح: ۵-۷].

"[نوح علیہ السلام نے] کہا: اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا ہے☆ مگر میرے بلانے سے یہ لوگ اور زیادہ بھاگنے لگے ☆ میں نے جب کبھی انہیں تیری بخشش کے لیے بلایا، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں، اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا، اور اڑ گئے، اور بڑا تکبر کیا"۔

وہ برابر انہیں اللہ کے توحید کی دعوت دیتے رہے، اور شرک سے روکتے رہے، اور بہت کم ہی لوگوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ﴾ [هود: 40].

"اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے"۔

پھر اللہ نے انہیں آخری حالت سے باخبر کیا کہ آپ کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کی تعداد اس سے متجاوز نہیں ہوسکتی، اور ہر گز سابقہ عدد سے زیادہ کوئی ایمان لانے والا نہیں، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ﴾ [هود: 36].

”نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ تیری قوم میں سے جو ایمان لا چکے ان کے سوا اور کوئی اب ایمان لائے گا ہی نہیں“۔

تب اس کی بعد نوح علیہ السلام نے ان پر بد دعا فرمائی، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى ٱلْأَرْضِ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا۟ عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوٓا۟ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا﴾ [نوح: 26-27].

”اور نوح [علیہ السلام] نے کہا کہ اے میرے پالنے والے! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ ☆ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو [یقیناً] یہ تیرے [اور] بندوں کو [بھی] گمراہ کر دیں گے اور یہ فاجروں اور ڈھیٹ کافروں ہی کو جنم دیں گے“۔

پھر اللہ نے اپنے نبی ہود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، انہوں نے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، اور انہیں شرک سے منع فرمایا،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥٓ﴾ [الأعراف: 65].

” اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود [علیہ السلام] کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں“۔

پھر اللہ نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو بھیجا، انہوں نے بھی اپنی قوم کو توحید کی دعوت دی، اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۗ قَالَ يَٰقَوْمِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ﴾ [الأعراف: 73].

" اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح [علیہ السلام] کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں"۔

اور ایسے ہی تمام انبیاء کرام جیسے ابراہیم، لوط، اسحاق، یعقوب، موسی، اور عیسی علیہم السلام ہیں۔

امام الانبیاء کے ساتھ اللہ نے سلسلہ نبوت کو ختم فرمایا، اور ہمارے نبی محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں،جس وقت اللہ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا اس وقت ہر سو تاریکی چھائی تھی، اور بت پرستی، شرک و خرافات سے روئے ارض تاریک ہو چکی تھی، پھر نبیوں کی آمد کے انقطاع کے بعد اللہ نے آپ کو مبعوث فرمایا، آپ ﷺ نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی، جہاد کی، صبر پر غالب رہے، اور اسی پر جمے رہے۔

اور آپ ﷺ پر پہلی نازل ہونے والی آیتیں یہ ہیں:

﴿ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ ٱلْإِنسَٰنَ مَا لَمْ يَعْلَمْ﴾ [العلق:1–4].

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا ☆جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ☆ تو پڑھتا رہ، تیرا رب بڑے کرم والا ہے☆جس نے قلم کے ذریعے [علم] سکھایا ☆جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا"۔

ان آیتوں کے نزول کے بعد کچھ وقفہ کے لئے وحی رک گئی، پھر اللہ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُدَّثِّرُ﴾ تو آپ ﷺ ﴿ٱقۡرَأۡ﴾ دیکر نبی بنائے گئے، اور ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُدَّثِّرُ﴾ دیکر رسول بنائے گئے، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمُدَّثِّرُ ۝١ قُمۡ فَأَنذِرۡ ۝٢ وَرَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۝٣ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ ۝٤ وَٱلرُّجۡزَ فَٱهۡجُرۡ ۝٥ وَلَا تَمۡنُن تَسۡتَكۡثِرُ ۝٦ وَلِرَبِّكَ فَٱصۡبِرۡ﴾ [المدثر:1-6].

"اے کپڑا اوڑھنے والے☆ کھڑا ہوجا اور آگاہ کردے☆اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر☆اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر☆ناپاکی کو چھوڑ دے ☆ اور احسان کرکے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر"۔

پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے، اور دعوت کا اعلان کیا، اور لوگوں میں اس کی نشر و اشاعت شروع کردی، اور اللہ کی دعوت دی، ڈرایا، دور رہنے کی تلقین کی، خوش خبری سنائی، فرمانبرداروں کو جنت کی خوش خبری سنائی،اور نافرمانوں کو جہنم سے ڈرایا۔

اور اللہ کا فرمان: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرۡ﴾ کا مطلب ہے کہ توحید کے ذریعہ اپنے رب کی عظمت بیان کریں، اور اللہ کے اس فرمان ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ﴾ کا مطلب ہے آپ اپنے اعمال شرک سے پاک کریں، اور اللہ کے اس فرمان

﴿وَٱلرُّجۡزَ فَٱهۡجُرۡ﴾ کا معنی ہے کہ آپ بتوں کو خیر باد کہہ دیں۔

آپ ﷺ مکہ میں قیام فرما کر لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے، اور انہیں شرک سے ڈراتے رہے، اور اپنی قوم سے یہی فرماتے رہے:

«قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، تُفْلِحُوا»[1].

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، کہو کامیاب ہو جاؤ گے"۔

اور جب آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا: "یہ ایک کلمہ کہدیں صرف اس کے کہنے کی وجہ سے سارا عرب ان کے ماتحت ہو جائے گا اور سارے عجم اس کی وجہ سے انہیں جزیہ دینے لگیں گے"، تو ان لوگوں نے کہا: وہ کو ن سا کلمہ ہے ؟تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لَا إِلَهَ إِلَّا الله" پھر وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے، اور یہ کہنے لگے: ﴿أَجَعَلَ ٱلۡأٓلِهَةَ إِلَٰهٗا وَٰحِدًاۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيۡءٌ عُجَابٞ﴾ [ص: 5][2] "کیا اس نے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود کر دیا"۔

تو رسول اللہ ﷺ وہ توحید دے کر بھیجے گئے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ہے، اور سارے کے سارے توحید دے کر بھیجے گئے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

---

1 أخرجه أحمد (16023)، وابن خُزَيْمَة: كتاب الوضوء، بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ أُمِرَ المتوَضِّئُ بِغَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَيْهِمَا: العَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِي جَانِبَيِ القَدَمِ، رقم (159)، وابن حِبَّان في صحيحه: كتاب التاريخ، بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ، رقم (6562).

2 أخرجه الترمذي: كتاب أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ ص، رقم (3232)، وقال حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وأخرجه أحمد (3419). (قال الشيخ الألباني:ضعيف الإسناد، وهذا اللفظ لاحمد)

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُوا۟ ٱلطَّٰغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى ٱللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ ٱلضَّلَٰلَةُ ۚ فَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴾ [النحل: 36].

"ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ [لوگو!] صرف اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو، پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالٰی نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟"۔

اور توحید کہتے ہیں عمل کو اللہ کے لئے خالص کرنا، اس طور پر کہ اس میں شرک واقع نہ ہو، اور اپنے تمام اعمال میں اللہ کا تقرب حاصل کرنا۔

عبادت اللہ ہی کا حق ہے

بلا شبہ بندوں پر عبادت اللہ کا حق ہے، اور اسی مقصد کی خاطر اللہ نے مخلوق کی تخلیق فرمائی،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ [الذاریات: 56].

" میں نے جنات اورانسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں"۔یعنی اس کی توحید کے گن گائیں۔

ظاہری و باطنی تمام وہ اقوال و اعمال جسے اللہ پسند فرمائے اور اس سے راضی ہو، اسی کا جامع نام عبادت ہے۔

اے اللہ کے بندو!وہ تمام عمل جسے شریعت لائی ہے اس میں خلوص پیدا کرنا آپ پر واجب ہے، اور وہ اعمال یہ ہیں: نماز، روزے، زکاۃ، حج، والدین کے ساتھ حسن سلوک،صلہ رحمی، جہاد، دعا، نذر، حاجت روائی، خوف، قربانی، رغبت، دہشت، امید، اور اس کے علاوہ دیگر اعمال سب اللہ

کے لئے ہیں، اور یہی توحید ہے، اور آپ کی طرف سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل اس وقت تک صحیح نہیں ہے جب تک کہ وہ خوشنودی الہی اور دار آخرت کے لئے نہ ہو، اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عمل شریعت کے عین موافق ہو، اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَيَّ أَنَّمَآ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا﴾ [الکھف: 110].

"آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ [ہاں] میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے"۔

مسئلہ: اس شخص کا حکم جس کے رکن عبادت یعنی اخلاص میں خلل و خرابی واقع ہوجائے۔

جب انسان اس رکن یعنی اخلاص میں خرابی پیدا کرلے تو یقینا وہ شرک میں جا گرتا ہے، اور جب بھی عبادت میں شرک داخل ہو جاتا ہے تو اسے بگاڑدیتا ہے، اور اسے اکارت کردیتا ہے، اس کو یوں سمجھیں جیسے کہ کوئی شخص باوضو ہو، پھر اسے حدث لاحق ہوجائے، تو اس سے اس کی طہارت (پاکی) ختم ہو جاتی ہے،ٹھیک ایسے ہی جب کوئی موحد ہوکر شرک کرتاہے تو اس کی توحید باطل ہوجاتی ہے، اور جب توحید باطل ہوجائے تو اس کے تمام اعمال باطل ہوجاتے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾ [الزمر: 65].

"اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہوجائے گا"۔

ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ [الأنعام: 88].

"اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہوجاتے"۔

اور ایک جگہ اللہ کا ارشاد یوں ہے:

﴿ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا ﴾ [الفرقان: 23].

"اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نےان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا"۔

اور اگر شرک پر اس کی موت ہوجائے تو وہ دوزخیوں میں سے ہے، اور جنت اس پر حرام ہوجاتی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ [المائدة: 72].

"یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا"۔

عبادت کی وہ قسمیں جس میں شرک واقع ہوتا ہے

1- موحد اللہ کی خاطر نماز پڑھتا ہے، لیکن اگر اس نے غیراللہ کے لئے نماز پڑھی، جیسے کسی رسول یا ولی کے لئے نماز پڑھی تو وہ شرک میں واقع ہوگیا۔

2 - موحد اللہ ہی کو پکارتا ہے، جیسے وہ یوں کہتا ہے: اے میرے رب !مجھے معاف فرما، اے میرے رب !مجھ پر مہربانی فرما، اے میرے رب !میری مدد فرما، اے میرے رب !مجھے میرے دشمن پر غالب کردے، اے میرے رب !مجھے جہنم سے بچالے، اے میرے رب !تیری جانب سے ہی مدد و نصرت ہے، یہی اصل توحید ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ٱدۡعُواْ رَبَّكُمۡ تَضَرُّعٗا وَخُفۡيَةً﴾ [الأعراف: 55].

”تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی“۔

لیکن اگر کسی نے غیراللہ کو پکارا، جیسا کہ بعض لوگ یوں کہتے ہیں: میری مشکل دور فرما دیں یا رسول اللہ، میری مدد کریں یا رسول اللہ، دور دراز ملک سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں میری مراد پوری فرما دیں یا رسول اللہ، یا بعض مزاروں کی زیارت کرنے والے یوں کہتے ہیں: یارسول اللہ المدد، یا جیلانی المدد، یا بدوی المدد، یا حسین المدد، یا نفیسہ المدد، (**يا علي المدد، يا فاطمة المدد، يا جيلاني المدد، يا رسول الله أغثني وغيره**)، تو یاد رہے کہ ایسا پکارنے والے مشرک ہیں۔

مسئلہ: کچھ ایسے حجاج ہیں جو دوران حج غیر اللہ کو پکارتے ہیں۔

بعض حجاج یہ کہتے ہیں کہ ہم حج سے پہلے سید بدوی سے یا حسین سے یا فلاں فلاں سے مدد مانگنے آئے ہیں؟۔

جواب: اگر یہ اسی حالت پر باقی رہا اور توبہ نہیں کی تو یہ مشرک ہے اور اس کا حج درست نہیں ہے، کیونکہ وہ مشرک ہونے کی حالت میں حج کررہا ہے، آپ جس وقت حج کی نیت کرتے ہیں تو یوں کہتے ہیں: (**لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك**) "حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضرہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں" یعنی عبادت میں تیرا کوئی شریک نہیں، ربوبیت میں تیرا کوئی شریک نہیں، اسماء و صفات میں تیرا کوئی شریک نہیں، تو پھر یہ کیسے کہتے ہو:اے رسول ہماری مدد فرمادیں، اور ساتھ میں یہ بھی کہتے ہو: تیرا کوئی شریک نہیں ؟!جب کہ آپ نے بلا شک رسول کو اللہ کا ساجھی و شریک بنا دیا۔

آپ کیسے کہتے ہیں یا بدوی المدد، حالانکہ آپ تو یہ کہتے ہیں: میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں ؟!۔

آپ کا عمل آپ کے قول کے منافی ہے، کیوں کہ آپ کا قول ہے: (**لا شريك لك**) "تیرا کوئی شریک نہیں" اس کا مطلب ہے کہ آپ اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکاریں، تو آپ یہ نہ کہیں: ہماری مدد کریں یا رسول اللہ، یہ بھی پتہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام مخلوق میں سب سے افضل ہیں، اس لئے ہم آپ سے محبت کرتے ہیں اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں، آپ کے دیئے ہوئے احکام کی پیروی کرتے ہیں، آپ کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرتے ہیں، اور اپنی جان، اہل وعیال، اور اولاد سے بڑھ کر آپ سے محبت کرنا واجب ہے، لیکن ہم آپ کی عبادت نہیں کرسکتے، کیونکہ عبادت صرف ایک اللہ کا حق ہے۔

خلاصہ: موحد اللہ کو پکارتا ہے، البتہ جب اس نے غیراللہ کو پکارا تو وہ مسلمانوں کے دائرے سے منتقل ہوکر بت پرستوں اور شرک کرنے والوں کے دائرے میں داخل ہوگیا، اور اگر اسی حالت پر اس کی موت ہوگئی تو وہ جہنم میں داخل ہوگا، کیونکہ وہ بت پرست ہے، اور اگر اس نے حج کیا اور توبہ نہ کی تو اس کا حج بھی باطل ہے، اور اس پر دوبارہ حج کرنا واجب ہے اگر حج سے پہلے اس نے سچی توبہ نہ کی، اگر اس نے حج کی اور شرک پر مصر رہا تو اس کا حج، اس کی نماز، اور اس کے تمام اعمال اکارت جائیں گے، اور اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا۟ مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا﴾ [الفرقان: 23].

"اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا"۔

ایک دوسری جگہ اللہ نے فرمایا:

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ ﴾ [الزمر: 65].

"اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہوجائے گا"۔

ایک مقام پر اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا۟ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴾ [الأنعام: 88].

"اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہوجاتے"۔

3- موحد مسلم اپنے رب کے لئے جانور ذبح کرتا ہے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴾ [الكوثر: 2].

" پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر"۔

یعنی آپ اپنے رب کے لئے قربانی کریں، اللہ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُۥ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ﴾ [الأنعام: 162-163].

"آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے ☆اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں"۔

جب کسی شخص نے بکرا یا گائے رسول کے لیے یا بدوی کے لئے یا چاند کے لئے قربان کیا تو وہ بت پرستوں میں سے شرک والا ہو گیا، سوائے اس کے کہ اس نے توبہ کر لی ہو۔

مسئلہ: بعض حجاج یہ سوال کرتے ہیں اور کہتے ہیں: میرے ذمہ ایک قربانی اللہ والے کے لئے ہے، اور کہتا ہے کہ سالانہ میں سید بدوی کے لئے ایک بکرا ذبح کرتا ہوں، اور جب میں نے توبہ کرنے کا ارادہ کیا اور رات میں سویا، تو میرے خواب میں ایک اونٹ آیا جو اپنا منہ کھولے ہوا تھا اور مجھے کھانا چاہتا تھا، جب صبح میں نیند سے بیدار ہوا تو جاکر میں نے سید بدوی کے لئے ایک بکرا ذبح کیا، تو میرا کہنا یہ ہے کہ آپ کے نیند میں آنے والا شیطان جن تھا جو آپ کے اور آپ کے توبہ کے بیچ حائل ہونے آیا تھا، اگر یہ اللہ کے ساتھ توبہ میں سچا ہو اور ذکر الہی اور شرعی اوراد کو مضبوط قلع بنا لے تو شیطان جن کو اس پر غلبہ حاصل نہیں ہوگا۔

شیاطین انہیں شرک پر آمادہ کرتے ہیں، اور اہل شرک پر غلبہ حاصل کرلیتے ہیں، اور اگرموحد ہوتو اس پر انہیں غلبہ حاصل نہیں ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُۥ لَيْسَ لَهُۥ سُلْطَٰنٌ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾

إِنَّمَا سُلْطَـٰنُهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُۥ وَٱلَّذِينَ هُم بِهِۦ مُشْرِكُونَ﴾ [النحل: 99-100].

''ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر اس کا زور مطلقاً نہیں چلتا ☆ ہاں اس کا غلبہ ان پر تو یقیناً ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور اسے اللہ کا شریک ٹھہرائیں'' ۔

4- عبادت کی قسموں میں سے ایک قسم نذر ہے جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نہیں ہو سکتی، اللہ تعالی نے نیکوکار کی مدح میں فرمایا ہے:

﴿يُوفُونَ بِٱلنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُۥ مُسْتَطِيرًا﴾ [الإنسان: 7].

''جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے'' ایک اور مقام پر اللہ نے فرمایا:

﴿وَمَآ أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُهُۥ﴾ [البقرة: 270]

''تم جتنا کچھ خرچ کرو یعنی خیرات اور جو کچھ نذر مانو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے''۔

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلاَ يَعْصِهِ» [3].

3 أخرجه البخاري: كتاب الأيمان والنذور، بَابُ النَّذْرِ فِي الطَّاعَة، رقم (6696).

”جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی ہے وہ ضرور اللہ کی اطاعت کرے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی ہے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے “۔

نذر کی اصل کراہت ہے، نذر سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے:

«إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ البَخِيلِ»[4].

”وہ کوئی چیز ہٹا نہیں سکتی، البتہ اس کے ذریعہ بخیل سے(مال) نکالا جاتا ہے“۔

مؤمن اپنے اوپر نذر کو لازم کئے بغیر عمل کرتا ہے، کیونکہ وہ اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے اور بے بس ہو جاتا ہے، البتہ اگر اس نے نذر مانی او ر وہ عبادت کی شکل میں ہے تو اسے پورا کرنا اس پر واجب ہے، جیسا کہ ایک موحد کہتا ہے: اگر اللہ نے میرے بیمار کو شفا دے دی، یا امتحان میں میرا بیٹا کامیاب ہوگیا تو میں اللہ کی خاطر بیس رکعت نماز ضرور پڑھوں گا، یادر ہے کہ شفا اور امتحان میں کامیابی کی حصولیابی کی صورت میں نماز پڑھنا اس پر واجب ہے۔

لیکن اگر کسی نے کہا:اگر اللہ نے میرے مریض کو شفا دے دی، یا میرا لڑکا امتحان میں کامیاب ہوگیا تو میں سید بدوی کی روح کے لئے صدقہ کروں گا، یا حسین، یا سیدہ نفیسہ کی روح پر خیرات کروں گا، تو

4 أخرجه البخاري: كتاب الأيمان والنذور، بَابُ الوَفَاءِ بِالنَّذْرِ، رقم (6693) واللفظ له، ومسلم: كتاب النذر، بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، رقم (1640).

اسے مشرک شمار کیا جائے گا، یا اس نے اگر یوں کہا: اگر میرا مریض شفا پا گیا تو سید بدوی یا جیلانی کے نام ایک بکرا ذبح کروں گا،تو یہ بھی شرک کرنے والا ہوگا۔

ایسا کرنے والا اگر فوت ہوگیا اور اس نے توبہ نہ کی تو وہ مشرک شمار ہوگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہنے والا ہوگا،اس سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

5- عبادت کی وہ قسمیں جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے جائز نہیں انہیں میں سے طواف کعبہ ہے: طواف ایک عبادت ہےجو صرف بیت اللہ کے پاس ہی ہو سکتا ہے،اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿وَلۡيَطَّوَّفُواْ بِٱلۡبَيۡتِ ٱلۡعَتِيقِ﴾ [الحج: 29].

" اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں" حج و عمرہ کے لئے طواف کرے، اور نفلی طواف کرے۔

مسئلہ: جس شخص نے حجرہ نبویہ کا سات چکر لگایا اور کہا:میں یہ طواف اللہ کے لئے کررہا ہوں، تو اس سے ہم کہیں گے کہ یہ بدعت ہے، شرک نہیں،کیونکہ وہ طواف اللہ کے لئے کررہا ہے، اور اس سے ہم یہ کہیں گے: اگر آپ کو اللہ کے لئے طواف کرنا ہے تو آپ کعبہ کے پاس جائیں اور اس کا طواف کریں، اس لئے کہ پوری دنیا میں کعبہ کو چھوڑ کر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جس کا طواف کیا جائے، لیکن اگر

اس نے یوں کہا:میں رسول کے لئے طواف کررہا ہوں، اور اللہ کے لئے طواف نہیں کررہا ہوں، تو ایسا کرنے والا مشرک ہے، کیونکہ اس نے عبادت کو اللہ کے علاوہ کی طرف پھیر دی، اور اس کی مثال اسی بدوی کے لئے طواف کرنے والے شخص کی طرح سے ہے، یا حسین یا ان دونوں کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کے لئے طواف کرنے جیسا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دعوت توحید اور شرک اور اس کے اسباب سے تحذیر

رسول اللہ ﷺ کو اللہ نے توحید دیکر بھیجا، آپ نے دعوت توحید لوگوں تک پہنچا دی، اور حسب استطاعت اس کی وضاحت فرمادی، شرک اور اس کے أسباب اور توحید کے نواقض سے لوگوں کو ڈرایا، اور شرک تک پہنچانے والے تمام ذرائع سے بھی روکا، اور انہیں اسباب میں سے ہے جادوگروں، کاہنوں (غیب کی باتیں بتانے والوں) اور نجومیوں کے پاس آنا، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَتى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَم تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً»[5].

"جو شخص کسی نجومی کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرے، تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہیں ہوتی"۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں اس کی نماز قبول نہیں

5 أخرجه مسلم: كتاب السلام، بَابُ تَحْرِيمِ الكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الكُهَّانِ، رقم (2230).

ہوتی، صرف سوال کرنا ہی ثواب کو باطل کردیتا ہے، اس لئے کہ اس کے متعلق ان کے پاس آنا ان کی شان کو بڑھانا ہے، اور ان کی ہمت افزائی کرنا ہے، ایک دفعہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق سوال کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

«**لَيْسُوا بِشَيْءٍ**»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «**تِلْكَ الكَلِمَةُ مِنَ الحَقِّ، يَخْطَفُهَا الجِنِّيُّ، فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِئَةِ كَذْبَةٍ**»[6].

"ان کی (پیشین گوئیوں کی) کوئی حیثیت نہیں" صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لیکن وہ بعض اوقات ایسی باتیں کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وہ بات، سچی بات ہوتی ہے جسے جِن فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے اور پھر اسے اپنے ولی (کاہن) کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے، اس کے بعد کاہن اس (ایک سچی بات میں) سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں"۔

البتہ وہ اگر کسی کاہن یا نجومی کے پاس آئے اور اس سے سوال کرے، اور پھر اس کی تصدیق کرے، تو اس کی سزا مزید سخت ہے، جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کا ذکر ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

6 أخرجه البخاري: كتاب الأدب، بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ، رقم (6213)، ومسلم: كتاب السلام، بَابُ تَحْرِيمِ الكَهَانَةِ وَإِتْيَانِ الكُهَّانِ، رقم (2228).

«مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا، فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِما أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ»[7].

"جو کوئی کسی نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے، تو یقینا اس نے محمد پر نازل کردہ شریعت کا انکار کیا"۔

یہ کفر ہے، اس لئے کہ اس نے علم غیب کا دعوی کرنے والے کاہن کی تصدیق کی، اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿قُل لَّا يَعۡلَمُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ ٱلۡغَيۡبَ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ [النمل: 65].

" کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا"، کاہنوں، نجومیوں، جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے پاس آنا جائز نہیں۔

کاہن (غیب کی بات بتانے والا):

کاہن وہ شخص ہے جو علم غیب کا دعوی کرے، اور مستقبل میں رونما ہونے والی اشیاء کے علم کا دعوی کرے، اور جن کی جانب سے اس کی رائے ہو، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا قَضَى اللهُ الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتِ المَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ، فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا:

7 أخرجه أحمد (9536)، والحاكم: كتاب الإيمان، رقم (15) وقال: «هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ».

مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الحَقَّ، وَهُوَ العَلِيُّ الكَبِيرُ. فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ؛ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ المُسْتَمِعَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ فَيُحْرِقَهُ، وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَرْمِيَ بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ، حَتَّى يُلْقُوهَا إِلَى الأَرْضِ، فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاحِرِ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِئَةَ كَذْبَةٍ، فَيَصْدُقُ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، يَكُونُ كَذَا وَكَذَا، فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا؟ لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ»[8].

”جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو ملائکہ عاجزی سے اپنے پر مارنے لگتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے کہ جیسے کسی صاف چکنے پتھر پر زنجیر کے (مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے) جس سے ان پر دہشت طاری ہوتی ہے، پھر جب ان کے دلوں پر سے ڈر جاتا رہتا ہے تو دوسرے دور والے فرشتے نزدیک والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں: پروردگار نے کیا حکم صادر فرمایا ؟ نزدیک والے فرشتے کہتے ہیں: بجا ارشاد فرمایا، اور وہ اونچا ہے بڑا، فرشتوں کی یہ باتیں چوری سے بات اڑانے والے شیطان پا لیتے ہیں، یہ بات اڑانے والے شیطان اوپر تلے رہتے ہیں (ایک پر ایک) سفیان نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں کھول کر ایک پر ایک کر کے بتلایا کہ اس طرح شیطان اوپر تلے رہ کر وہاں جاتے ہیں، پھر بھی کبھی ایسا ہوتا ہے، فرشتے خبر پا کر آگ کا شعلہ پھینکتے ہیں وہ بات سننے والے کو اس سے پہلے جلا ڈالتا ہے کہ وہ

8 أخرجه البخاري: كتاب تفسير القرآن، بَابُ قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا مَنِ ٱسْتَرَقَ ٱلسَّمْعَ فَأَتْبَعَهُۥ شِهَابٌ مُّبِينٌ﴾ [سورة الحجر: 18]، رقم (4701).

اپنے پیچھے والے کو وہ بات پہنچا دے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ شعلہ اس تک نہیں پہنچتا اور وہ اپنے نیچے والے شیطان کو وہ بات پہنچا دیتا ہے، وہ اس سے نیچے والے کو اس طرح وہ بات زمین تک پہنچا دیتے ہیں یہاں تک کہ زمین تک آ پہنچتی ہے۔ (کبھی سفیان نے یوں کہا) پھر وہ بات نجومی کے منہ پر ڈالی جاتی ہے،وہ ایک بات میں سو باتیں جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے، کوئی کوئی بات اس کی سچ نکلتی ہے تو لوگ کہنے لگتے ہیں دیکھو اس نجومی نے فلاں دن ہم کو یہ خبر دی تھی کہ آئندہ ایسا ایسا ہو گا اور ویسا ہی ہوا، اس کی بات سچ نکلی، یہ وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے چرائی گئی تھی“۔

ساحر (جادوگر):

ایسا شخص جو غیب کا دعوی منتروں، دموں، گرہوں کے ذریعہ کرے، اور وہ شیاطین سے جڑا ہو۔

منجم (نجومی):

ایسا شخص جو غیب کا دعوی ستاروں میں غور کرکے کرے۔

رمال (ریت والا):

ایسا شخص جو غیب کا دعوی بالو پر لکیر کھینچ کر کرے،یا کنکری مار کر کرے، یا ہتھیلی پر مار کر، یا چائے کی پیالی وغیرہ کے ذریعہ کرے،

ایسے ہی کتاب کھولنا جائز نہیں (جو صفحہ کھل جائے اسی سے شگون بنایا جائے)،اور نہ ہی جن حاضر کرنا جائز ہے۔

ان تمام لوگوں کے پاس جانا جائز نہیں، اور جس نے ان کے علم غیب کی تصدیق کی وہ کافر ہے، اور اگر ان سے صرف سوال کیا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی، اور ایسے ہی ان سے علاج طلب کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ: جادو منتر کا حکم

نشرہ کہتے ہیں جادو کئے گئے شخص سے جادو توڑنا، اور اس کے دو طریقے ہیں:

1- جادو کو اسی جیسے جادو سے توڑنا، یہ حرام ہے اور جائز نہیں ہے۔

2- قرآن کے ذریعہ جادو توڑنا، اور رقیہ شرعیہ یا دواؤں یا طبّی گولیوں سے اسے کاٹنا، یہ جائز ہے۔

جائزنشرہ کی ایک شکل سورہ اعراف کی ان آیتوں کو پڑھ کر دم کرنا ہے:

﴿ فَوَقَعَ ٱلْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا۟ هُنَالِكَ وَٱنقَلَبُوا۟ صَـٰغِرِينَ ﴿١١٩﴾ وَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ سَـٰجِدِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴾

[الأعراف: 118-121]

”پس حق ظاہر ہوگیا اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا ☆ پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہوکر پھرے ☆اور وہ جو

ساحر تھے سجدہ میں گر گئے ☆ کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر☆جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے"۔

اور سورہ یونس میں اللہ کا یہ کلام:

﴿مَا جِئْتُم بِهِ ٱلسِّحْرُ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ سَيُبْطِلُهُۥٓ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿٨١﴾ وَيُحِقُّ ٱللَّهُ ٱلْحَقَّ بِكَلِمَـٰتِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُجْرِمُونَ﴾ [یونس: 81-82]

"یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے، یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا☆اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے فرمان سے ثابت کردیتا ہے گو مجرم کیسا ہی ناگوار سمجھیں" ۔

اور سورہ طہ میں اللہ کا یہ فرمان:

﴿إِنَّمَا صَنَعُوا۟ كَيْدُ سَـٰحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ﴾ [طه: 69]

"انھوں نے جو کچھ بنایا ہے یہ صرف جادوگروں کے کرتب ہیں اور جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا"۔

ان آیتوں کو پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے اور جس شخص پر جادو کیا گیا ہے اس کے سرپر آیت الکرسی اور معوذتین پڑھتے ہوئے انڈیل دیا جائے، اور ایسے ہی چند نبوی دعائیں ہیں جیسے:

«اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ البَاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لاَ شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا»(9).

9 أخرجه البخاري: كتاب الطب، بَابُ رُقْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم(5742).

”اے اللہ ! لوگوں کے رب ! تکلیف کو دور کر دینے والے ! شفاء عطا فرما، تو ہی شفاء دینے والا ہے تیرے سوا کوئی شفاء دینے والا نہیں، ایسی شفاء عطا فرما کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے“۔

البتہ کاہنوں، ریت والوں، جادوگروں ان تمام کے پاس جانا ہی جائز نہیں، اور نہ ان سے سوال کرنا، اور نہ ہی ان کی تصدیق کرنا، اور نہ ہی ان کی تعظیم کرنا جائز ہے، اور جس نے ان کی تصدیق کی تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کی گئ شریعت کے ساتھ کفر کیا۔

مسئلہ: اسلامی جھاڑ پھونک

شرعی جھاڑ پھونک میں شرعی دعاؤں سے مریض کو دم کیا جاتا ہے،اور قرآنی آیات سے بھی، اور دم کے لئے کسی معروف موحد شخص کے پاس ہی جانا جائز ہے۔

البتہ جادوگر جنوں کے ناموں سے پناہ چاہتے ہیں، اس لئے ان کے پاس جانا حرام ہے، اور ایسے ہی جو پناہ چاہے، اور غیر عربی زبان میں دم کرے تو یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اس کا احتمال ہے کہ اس میں شرک ہو، اور بعض شعبدہ بازسورہ اخلاص بآواز بلند پڑھتے ہیں تاکہ ان کے پاس بیٹھے لوگ دھوکا کھا جائیں، اور پھر وہ صرف ہونٹ ہی ہلاتے رہتے ہیں، یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شرکیہ کلام کے ساتھ ہونٹ ہلا رہا ہو،اس لئے زبان عربی ہی میں قراءت ضروری ہے، اور وہ بھی معروف ہو جیسے قرآنی آیات، احادیث اور شرعی و جائز دعائیں وغیرہ۔

مسئلہ: تعویذ لٹکانا

ایسے ہی تعویذ لٹکانا شرک کے وسائل میں سے ہے، او ر وہ یہ ہیں: مونگے، دھاگے، گرہیں لگی ہوئی، گویا وہ گردن میں تعویذ لٹکائے تاکہ وہ اسے نظر بد سے بچاسکے، اس سے روکا گیا ہے، اور یہ شرک کے قبیل سے ہے، اور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

«إِنَّ الرُّقَى، وَالتَّمَائِمَ، وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ»[10].

"جھاڑ پھونک(منتر) گنڈا (تعویذ) اور تولہ شرک ہیں"۔

فائدہ: (ضعیف) (الصحیحۃ: 2972، وتراجع الألباني: 142)۔

منتر: منتر سے مراد وہ منتر ہے جو عربی میں نہ ہو، اور جس کا معنی و مفہوم بھی واضح نہ ہو۔

تعویذ لٹکانا شرک ہے، صحیح قول کی بنا پر گرچہ وہ قرآن سے ہی کیوں نہ بنایا گیا ہو،اس لئے کہ دل اس سے وابستہ ہوجاتا ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

«مَنْ تَعَلَّقَ بِشَيءٍ وُكِلَ إِلَيْهِ»[11].

10 أخرجه أبو داود: كتاب الطب، بَابٌ فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ، رقم (3883)، وابن ماجه: كتاب الدِّيَات، بابُ تَعلِيقِ التَّمائِم، رقم (3530)، وأحمد (3615)، والحاكم: كتاب الطب، رقم (7505). (صحيح).

11 أخرجه الترمذي: كتاب أبواب الطِّب، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيقِ، رقم (2072)، وأحمد: (18781). (صحيح).

"جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا"۔

ضروری ہے کہ انسان اللہ سے وابستہ رہے۔

مسئلہ: تولہ

ایک قسم کا جادو ہے جسے دھاگہ یا کاغذ میں عورت مرد کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، نہ ایسا عمل کرنا اور نہ ہی اس کا استعمال کرنا جائز ہے ☆اور ایسے ہی ناموں، اشخاص، اور پرندوں سے بدشگونی لینا جائز ہے۔

اور ایسے ہی جو نصیب کے بارے میں بتایا جاتا ہے، ہر انسان ستاروں میں اپنے نصیبے کو جانتا ہے، اور اس میں اپنے نصیبوں کو دیکھتا ہے، اور کس برج میں وہ پیدا ہوا ہے، برج حمل میں یا برج میزان میں،یا اسی طریقے سے، یہ تمام کے تمام شعبدہ بازیاں ہیں، اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: غیر اللہ کی قسم کھانا

غیر اللہ کی قسم کھانا ان چیزوں میں سے ہے جس کی ممانعت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے، شرف توحید کی نگہبانی فرمائی ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ حَالِفًا، فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ»[١٢].

12 أخرجه البخاري: كتاب الشهادات، بَابٌ: كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ، رقم (2679)، ومسلم: كتاب الأيمان، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللهِ تَعَالَى، رقم (1646).

"اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہے تو اللہ تعالیٰ ہی کی قسم کھائے، ورنہ خاموش رہے"۔

ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالأَنْدَادِ»[13].

"تم اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ، نہ اپنی ماؤں کی قسم کھانا، اور نہ ان کی قسم کھانا جنہیں لوگ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں"۔

ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»[14].

"جس نے اللہ کے سوا کسی اور کے نام کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا"۔

تو غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں، جیسے امانت کی قسم کھانا، رسول کی قسم کھانا، یا اپنی حیات کی قسم کھانا، یا اپنے شرف کی قسم کھانا، یہ سب شرک اصغر ہے، اور شرک اکبر تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔

13 أخرجه أبو داود: كتاب الأيمان والنذور، بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ (3248)، والنسائي: كتاب الأيمان والنذور، الْحَلِفُ بِالْأُمَّهَاتِ، رقم (3769). (صحيح)

14 أخرجه أبو داود: كتاب الأيمان والنذور، بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِالْآبَاءِ، رقم (3251)، والترمذي: كتاب النذور والأيمان، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الحَلِفِ بِغَيْرِ اللَّهِ، رقم (1535). (صحيح)

اور اگر قسم کھانے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ جس کی قسم کھائی گئی ہے اسے اللہ کی طرح عظیم سمجھنا مناسب ہے یا وہ کچھ عبادت کا مستحق ہے تو یہ شرک اکبر ہے۔

مسئلہ: یہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں

ایسے ہی یہ کہنا: جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں، یا یہ کہنا: میں اللہ کی وجہ سے اور آپ کی وجہ سے، تو ایسا کہنا شرک اصغر ہے، صرف اس طرح کہنا جائز ہے: جو اللہ چاہے، اور پھر آپ چاہیں، میں اللہ کی وجہ سے یا پھر آپ کی وجہ سے، اس لئے کہ حرف واو معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان جوڑنے کا کام کرتا ہے، اور یہاں خالق و مخلوق کے درمیان جوڑنا جائز نہیں ہے۔

البتہ اگر «ثم» ’’پھر‘‘ سے تفریق کرے تو یہ بیچ میں دوری اور مہلت کا فائدہ دیتا ہے، تو یہ جائز کے درجہ میں ہوگا، تو یوں کہے: جو اللہ چاہے اور پھر آپ چاہیں، اور اس طرح کہے: میں اللہ کے ذریعے اور پھر آپ کے ذریعے۔

اس کی تین حالتیں ہیں:

1: حالت کمال: گویا یو ں کہے: صرف اکیلا اللہ چاہے۔

2: حالت جواز: اس کی صورت یہ ہے کہ کہے: جو اللہ چاہے پھر آپ

چاہیں، اس لئے کہ کلمہ ثم اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ اللہ کی مشیئت کے بعد کچھ ہٹ کر مخلوق کی مشیئت ہوتی ہے۔

3: منع کی حالت: اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی کہے: اللہ چاہے اور آپ چاہیں، اس لئے کہ اس میں حرف واو جوڑنے کے لئے ہے۔

مسئلہ: یہ کہنا (اگر فلاں نہ ہوتا) اشیاء کی نسبت غیراللہ کی طرف کرنا

ایسے ہی شرک اصغر کے قبیل سے ہے کہ کوئی کہے: اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو ایسا ہوتا، تو اس کے ذریعہ وہ غیر اللہ کی طرف اشیاء کی نسبت کر بیٹھتا ہے، اور یہی وہ ہے کہ جسے روک کر اللہ کے نبی ﷺ نے شرف توحید کی حفاظت فرمائی ہے۔

اور لوگوں کے اس قول کی مثال: فلاں شخص پانی کے جہاز سے یا کار سے بہت جلد پہنچ گیا، اور وجہ یہ تھی کہ ڈرائیور بہت اچھا تھا، اور ملاح بہت ماہر تھا، تو اس میں نعمت کی نسبت غیراللہ کی طرف کی گئی ہے، مناسب یہ تھا کہ یوں کہا جائے: اللہ نے آسانی بخشی اور رسائی کو آسان فرما دیا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈرائیور بڑا ماہر اور اچھا تھا، البتہ کسی سبب کی طرف نعمت کو منسوب کرنا اور اللہ جو اصل مسبب ہے اسے بھلا دینا، یہی وہ چیز ہے جس سے رسول اکرم ﷺ نے منع کیا ہے۔

اور اللہ کے اس قول:

﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [البقرة: 22].

”خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو“۔

کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: شرک اس امت میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، اور وہ ہے کہ آپ ایسا کہیں: اور آپ کی حیات اے فلا ں شخص،اور میری حیات،اور آپ یوں کہیں: اگر یہ کتیا نہیں ہوتی تو ہمارے یہاں چور ضرور آتے، اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو چور ضرور آتے، اگر اللہ اورفلاں نہ ہوتے، اس میں فلاں کو مت بنائیں،یہ تمام شرک کی قسمیں ہیں[15]۔

اور جب کوئی یہ کہے:اللہ کے سوا اور فلاں شخص کے سوا میرا کوئی نہیں، آپ ہی میرے لئے کافی ہیں، اللہ اور آپ ہی میرے لئے کافی ہیں، یہ سب شرک کی قسم ہے۔

اے حاجیو!

میری چاہت ہے کہ آپ حقیقت توحید سے آشنا ہوں، اور میری خواہش ہے کہ میں آپ تک ایک پیغام پہنچاؤں، اور وہ یہ ہے کہ جب آپ اپنے ملک واپس جائیں تو ضرور آپ لوگوں کو توحید اور اللہ کے لئے اخلاص عمل کا حکم دیں، انہیں شرک سے ڈرائیں، اور انہیں آگاہ کریں کہ کسی بھی عبادت کا غیراللہ کی طرف پھیرنا شرک ہے، دعا ایک عبادت

15 أخرجه ابن أبي حاتم كما في تفسير ابن كثير (1/ 105) عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما.

ہے جو اللہ کا حق ہے، اسے غیراللہ کی طرف موڑنا جائز نہیں ہے۔

لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینے والا بنیں،امید ہے اللہ آپ لوگوں کے ذریعہ آپ کے اہل کو، اولاد کو، ہمسایہ کو، والدین کو، تمام دوستوں کو شرک اکبر کے کیچڑ سے بچا لے،کیوں کہ شرک کرنے والے کے چھوٹے بڑے کوئی بھی عمل اللہ قبول نہیں فرماتا، بلکہ اس کے سبب اس کے تمام نیک اعمال بھی اکارت ہو جاتے ہیں۔

اللہ تمام لوگوں کو اپنی اطاعت کی توفیق سے مالا مال کرے، اور قول میں سچائی، اور عمل میں اخلاص سے نوازے، اور اللہ سے یہی التجا ہے کہ وہ ہمیں مخلص موحد کے زمرے میں شامل فرمائے، ہمیں قلیل و کثیر، صغیر و کبیر شرک سے بچائے، اور وفات تک اسلام پر ثابت قدم رکھے، اللہ تو ہی سب کی سننے والا اور دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔

وصَلَّى اللهُ وسلَّمَ على نبيِّنا محمَّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ والتابِعِينَ لهم بإحسانٍ.

IslamHouse.com

IslamHouseUr IslamHouseUR/ islamhouse.com/ur/

IslamHouseUr/

For more details visit
www.GuideToIslam.com

GUIDE TO ISLAM

contact us :Books@guidetoislam.com

Guidetolslam.org Guidetoislam1 Guidetoislam www.Guidetoislam.com

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف: ٩٦٦١١٤٤٥٤٩٠٠+ فاكس: ٩٦٦١١٤٩٧٠١٢٦+ ص ب: ٢٩٤٦٥ الرياض: ١١٤٥٧

P.O.BOX 29465 RIYADH 11457 TEL: +966 11 4454900 FAX: +966 11 4970126

OFFICERABWAH

osoulcenter

www.osoulcenter.com

International Organization for Standardization
ISO
9001

جائزة السبيعي للتميز في العمل الخيري

للحصول على نسخة إلكترونية من الكتاب وتحميله بعدة لغات

OSOUL
STORE
osoulstore.com